

## 5459- کیا کسی مذہب کو حدیث پر مقدم کیا جاسکتا ہے

سوال

میر اسوال احادیث اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مذاہب کے متعلق ہے، میرے ملک کے لوگ شافعی مسلم سے تعلق رکھتے ہیں، تو بعض اوقات مذہب کو حدیث اور سنت پر مقدم کریا جاتا ہے تو اس حالت میں کیا میں سنت پر چلوں یا کہ شافعی مذہب اختیار کروں؟

مثلاً شافعی مذہب میں اگر مرد عورت کو حمد ایسا غلطی سے بخوبیے تو اس کا وضوء ٹوٹ جاتا ہے چاہے وہ عورت محروم ہی کیوں نہ ہو، اور میں نے حدیث میں یہ پایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے دوران عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نانگ حلیا کرتے تھے۔

ہمارے ہاں مسلمانوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اثنائے حج وضو، کی نیت مذہب شافعی سے خلبی مذہب کی طرف تحول ہو جاتی ہے، تو وہاں وہ اس طرح وضو کرتے ہیں جس طرح کہ خلبی، اور اس کا سبب وہی ہے جو اپر والی مثال میں بیان ہوا ہے، تو یا یہ صحیح ہے کہ اثنائے حج کسی ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف ہو جائے؟ اور یہ کہ شافعی مذہب میں نماز فجر میں دعا، قوت سنت مولکہ ہے تو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے، اور جو قوت نہیں کرتا اس کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

1- انسان پر واجب یہ ہے کہ وہ اس کی اتباع کرے جس پر قرآن و سنت سے کوئی دلیل دلالت کرتی ہو چاہے وہ مذہب اور کسی مسلم کے مخالف ہی کیوں نہ ہو، لیکن کتاب و سنت کی فہم وہی ہو جو کہ اسلاف کی ہے نہ کہ ہماری اور سلف سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین عظام رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

اور جو مثال آپ نے ذکر کی ہے اس میں صحیح قول یہ ہے کہ : عورت کو چھونے سے مطلق طور پر وضو، نہیں ٹوٹتا چاہے وہ شوتوت کے ساتھ یا شوتوت کے بغیر ہو۔

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوج کو چھووا اور بغیر وضو، کے نماز کے لئے چلے گئے۔

لیکن اگر شوتوت کے سبب سے کوئی چیز نکل آئی تو وہ اس کی بنا پر وضو، کرے گا لیکن چھونے کی وجہ سے نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان : **{یا تم عورتوں کو چھوڑو تو}.** صحیح قول کے مطابق اس سے مراد جماعت ہے۔

2- اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ حج کا فریضہ ادا کرنے میں ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف جایا جائے، بلکہ آپ اس طرح حج کریں جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا (اپنے مناسک کا طریقہ مجھ سے لے لو)۔

3- صرف مصائب کے وقت نماز فجر میں قوت کرنا صحیح ہے، یعنی جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو یہ سنت اور مسحیب ہے کہ نماز میں قوت کی جائے تاکہ مسلمانوں سے یہ مصیبت ختم ہو، لیکن دلائل سے ثابت اور صحیح یہ ہے کہ عام حالات میں یہ ثابت نہیں۔

توجہ نماز فجر میں قوت نہیں کرتا اس کی نماز صحیح ہے حتیٰ کہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اس کی نماز صحیح ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔